سپریم کورٹ رپورٹس (1996) SUPP. 8 ایس سی آر

کے۔ پی۔ اے۔ ویلایپانادر (ڈیڈ) بذریعہ لیگل ہیئرس
بنام
بھاگیرتھی امال اور دیگران

6 نومبر 1996

[کے۔ راماسوامی اور جی۔ بی۔ پٹنائک، جسٹسز]

شراکت داری ایکٹ، 1932 :

دفعہ 4۔ شراکت داری۔ تحلیل کرنے اور اکاؤنٹس کی منتقلی کا مقدمہ۔ مارچ 1954 میں تشکیل دی گئی شراکت داری کی جگہ فروری 1970 میں تشکیل دی گئی ایک اور شراکت داری نے دو نئے شراکت داروں اور پرانے پارٹنر (اپیل کنندہ) میں سے ایک کو بڑھاپے کی وجہ سے شراکت داری سے باہر نکال دیا۔ شراکت داری کے ممبروں میں سے یکم مئی 1972 میں فوت ہوگیا۔ 1973 میں مدعا علیہان کی طرف سے شراکت داری کو تحلیل کرنے اور درخواست گزار کی طرف سے اکاؤنٹ پیش کرنے کے لئے مقدمہ دائر کیا گیا۔ فروری 1970ء میں پارٹنر شپ اور نئی پارٹنر شپ قائم ہونے کے بعد وہ اکاؤنٹس پیش کرنے کے ذمہ دار نہیں تھے، ٹرائل کورٹ نے انہیں قبول کیا لیکن ہائی کورٹ نے مسترد کر دیا۔ پارٹنر شپ 14 فروری 1970 کو باہمی طور پر تحلیل ہوگئی اور نئی شراکت داری 14 فروری 1970 کو Ex. B-1 کے تحت وجود میں آئی جس میں درخواست گزار نے تسلیم کیا کہ درخواست گزار پارٹنر نہیں تھا۔ اور نہ ہی یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اس کے بعد کیے گئے کاروبار سے انہیں کوئی منافع دیا جا رہا تھا۔ ہائی کورٹ نے اپیل کنندہ کو حساب دینے کا ذمہ دار ٹھہرانا درست نہیں تھا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 2566 آف 1980۔

مدراس ہائی کورٹ کے 3.4.80 کے فیصلے اور حکم نامے کے مطابق 1976 کی اپیل نمبر 180 میں۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایس۔ بالا کرشنن، ایس۔ پرساد اور ریمنڈ۔

جواب دہندگان کے لئے اے۔ ٹی۔ ایم۔ سمپتھ۔

عدالت کا فیصلہ درجہ ذیل سنایا گیا:

متبادل کی اجازت ہے۔

مدراس ہائی کورٹ نے 3 اپریل 1980 کو اپیل نمبر 180/76 میں جو فیصلہ سنایا تھا، وہ اس کے برعکس ہے۔ خصوصی چھٹی کی یہ اپیل ایک کارروائی سے متعلق ہے جو مدعا علیہ کی طرف سے درخواست گزار کی جانب سے تحلیل کرنے اور اکاؤنٹس پیش کرنے کے لئے مقدمہ دائر کرنے کے درمیان ہوئی تھی۔

تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ ایک این اے پی الگیری راجہ، جو پپو راجہ کا بیٹا تھا، اور راجہ راملنگا راجہ، دو بھائی اور اپیل کنندہ، کے پی اے ویلایاپا نادر ایک اجنبی، جب سے مرنے کے بعد، تسلیم کرتے ہوئے، 1943 میں شروع ہونے والے "این اے پپو رجا سنز" کے شراکت دار تھے۔ شراکت کے معاہدے کو پہلی بار سابق کے تحت تحریری طور پر کم کر دیا گیا تھا۔ Ex.A-2، مورخہ 31 مارچ 1954۔ ایک اور تسلیم شدہ حقیقت یہ ہے کہ 15 فروری 1970 کو سابق کے تحت ایک اور شراکت قائم کی گئی۔ Ex.B-1 پہلے دو پارٹنرز اور ان کے بیٹوں پر مشتمل ہے، ایک ساتھ چار، ایک ہی جگہ پر ایک ہی پارٹنرشپ بزنس کے ساتھ اور رجسٹرار آف دی فرمز کے ساتھ پارٹنرشپ فرم کے ایک ہی رجسٹریشن نمبر کے ساتھ۔ راجہ راملنگا راجہ کا انتقال 31 مئی 1972 کو ہوا۔ اس کے بعد مدعا علیہ نے پارٹنرشپ فرم کو تحلیل کرنے اور 26 اپریل 1973 کو

اپیل کنندہ کی طرف سے کھاتوں کی ادائیگی کا دعویٰ دائر کیا۔اپیل کنندہ کا مقدمہ یہ ہے کہ بڑھاپے کی وجہ سے، یعنی 14 فروری 1970 کو 70 سال، باہمی معاہدہ ہوا جس کے ذریعے اپیل کنندہ نے شراکت داری کے کاروبار سے باہر نکل کر تمام اثاثے اور ذمہ داریاں دونوں شراکت داروں کے پاس چھوڑ دیں۔خیر سگالی میں حصہ لینے کا اس کا حق باہمی طور پر اس کے حصے میں آنے والی ذمہ داریوں کے خلاف سیٹ آف پر متفق تھا۔ سابق کے تحت شراکت داری 14 فروری 1970 کو Ex.A-2 راکت داروں کے درمیان اکاؤنٹس طے کرتے ہوئے باہمی طور پر تحلیل ہو گیا۔نئی شراکت داری سابق کے تحت 15 فروری 1970 کو وجود میں Ex.B.1 ش لہٰذا، سابق کے تحت نئی شراکت داری فرم کے ذریعہ کسی قسم کے اکاؤنٹس پیش کرنے یا کسی بھی نقصان کو برداشت کرنے کی اس کی طرف سے کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ Ex. B-1 جس کا وہ 15 فروری 1970 سے رکن نہیں تھا۔ٹرائل کورٹ نے مندرجہ ذیل نتائج درج کیے:

انہوں نے کہا کہ پپو راجا اینڈ سنز کے کاروبار کی خیر سگالی اور ولاسم اور طے شدہ اثاثوں سے متعلق سوال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔آخر میں، ان تمام حقائق کے پیش نظر، اس بات پر اتفاق کیا گیا تھا (1) کہ پہلے مدعی اور اس کے بھائی کو کاروبار کو چلانے والی تشویش کے طور پر سنبھالنا چاہئے۔اور (2) یہ کہ مدعا علیہ کے خلاف ڈیبٹ کے طور پر دکھائی جانے والی رقم کو اس مدعا علیہ کے خیر سگالی میں حصہ اور مندرجہ بالا 2 سالوں کے لئے حاصل ہونے والے منافع کے حصے کے خلاف طے شدہ سمجھا جانا چاہئے۔اسی مفاہمت کی بنیاد پر تمام متعلقہ فریقوں کی رضامندی سے 14.2.1970 کو فرم کو تحلیل کر دیا گیا۔ پہلے مدعی اور اس کے بھائی اور ان کے خاندان کے دیگر افراد نے اسی آر سی نمبر کے ساتھ اسی ولاسم میں اور 15.2.1970 سے اسی احاطے میں مندرجہ بالا نتیجے کی پیروی کرتے ہوئے اپنا کاروبار شروع کیا۔اس طرح 14.2.1970 کو ہی فرم کو تحلیل کر دیا گیا اور مذکورہ بالا حالات میں تحلیل شدہ فرم کے بارے میں کوئی حساب لینے کی ضرورت نہیں تھی۔

اس نتیجے کی بنیاد پر ٹرائل کورٹ اس نتیجے پر پہنچی کہ ایکسٹریکٹ اے- 2 کے تحت پارٹنر شپ فرم اکاؤنٹس کے تصفیے کے ساتھ تحلیل ہو گئی تھی۔ 15 فروری 1970 کو مدعا علیہ مدعی اور مرحوم راجا رام لنگا راجا اور

دیگر کے درمیان ایکٹریکٹ بی ون کے داخل ہونے کے بعد درخواست گزار کا مدعا علیہ مدعی کے ذریعے چلائے جانے والے کاروبار سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ٹرائل کورٹ نے یہ بھی پایا کہ:

عدالت نے کہا،' ایسا کوئی دستاویز دائر نہیں کیا گیا جس سے یہ ظاہر ہو سکے کہ آیا مدعی نے مدعی کے ساتھ مل کر بعد میں ریٹرن پر دستخط کیے تھے یا نہیں۔ پورے شواہد کے تجزیے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ پرانی فرم کو 14.2.1970 کو تمام شراکت داروں کی رضامندی سے تحلیل کر دیا گیا تھا اور مدعی نے ایک نئی شراکت داری کا آغاز کیا ہے جیسا کہ Ex. B-1 میں ذکر کیا گیا ہے اور وہ پرانی فرم کے اسی کاروبار کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

تاہم، یہ ظاہر کرنے کے لئے کوئی دستاویزات داخل نہیں کی گئیں کہ آیا مدعا علیہ نے مدعی کے ساتھ مل کر بعد کے گوشواروں میں دستخط کیے تھے یا نہیں۔تمام شواہد کے تجزیے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ پرانی فرم کو 14.2.1970 کو تمام شراکت داروں کی باہمی رضامندی سے تحلیل کر دیا گیا تھا اور مدعی نے ایک نئی پارٹنر شپ فرم شروع کی تھی جیسا کہ ایکسٹریکٹ بی ایل میں ذکر کیا گیا ہے اور انہوں نے پرانی فرم کا وہی کاروبار جاری رکھا۔ ہائی کورٹ نے اس بنیاد پر پیش رفت کی ہے کہ اگرچہ پرانی فرم کو تحلیل کر دیا گیا تھا، اس طرح، تجارتی سرگرمی رک گئی تھی اور نئی فرم نے کاروبار کرنا شروع کر دیا تھا، شاید اسی نوعیت کا ہو سکتا ہے، یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا ہے کہ پرانی فرم خود بخود تحلیل ہو گئی جب تک کہ اکاؤنٹس تحلیل اور تصفیہ نہ ہو جائے۔اس معاملے میں، چونکہ یہ منافع کمانے والا کاروبار تھا، لہذا اس بات کا امکان نہیں تھا کہ اپیل کنندہ تحلیل کے لئے راضی ہوگا۔اس کی حمایت میں ہائی کورٹ نے 1966 سے 1970-71 کے دوران انکم ٹیکس ریٹرن پر انحصار کیا۔اس بنیاد پر یہ مانا گیا کہ 31 مئی 1972 کو ایک پارٹنر راجا رام لنگا راجا کے انتقال کے بعد یہ فرم تحلیل ہو گئی تھی۔اکاؤنٹس کا کوئی تصفیہ نہیں ہوا۔لہذا، درخواست گزار اکاؤنٹس کے تصفیے کے بعد منافع اور نقصان کا حساب دینے اور پارٹنر شپ فرم میں اپنے حصے کے تناسب سے ضروری نقصانات برداشت کرنے کا ذمہ دار تھا۔

سوال یہ ہے کہ کیا ہائی کورٹ کا نظریہ قانون میں درست ہے؟ ہم نے شواہد کا جائزہ لیا ہے تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ آیا ہائی کورٹ کے ذریعہ اختیار کردہ نقطہ نظر کی حمایت کی جا سکتی ہے۔یہ دیکھا گیا ہے کہ Ex.A-2،

پارٹنرشپ فرم مذکورہ بالا دو افراد اور اپیل کنندہ پر مشتمل ہے۔ 15 فروری، 1970 کو Ex. B-1 کے تحت ایک اور پارٹنرشپ فرم تشکیل دی گئی جس میں دو شراکت دار اور ان کے بیٹے شامل تھے۔ نئی فرم نے رجسٹرار آف فرمز کے ساتھ شراکت داری کے اسی رجسٹریشن نمبر کے تحت اسی احاطے میں وہی کاروبار کرنا شروع کیا۔ یہ سچ ہے، جیسا کہ ہائی کورٹ نے درست طور پر نشاندہی کی ہے، کہ قانون کے مطابق، صرف تجارتی سرگرمیوں کو بند کرنے کے نتیجے میں پارٹنرشپ فرم خود بخود تحلیل نہیں ہوتی ہے اور اس وقت تک کوئی حقوق اور ذمہ داریاں باقی نہیں رہتی ہیں جب تک کہ اسے تحلیل نہ کیا جائے اور اکاؤنٹس طے نہ کیے جائیں۔ ایف ٹی کو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس معاملے میں یہ دیکھا گیا ہے کہ جواب دہندگان نے Ex. B-1 کے تحت نئی پارٹنرشپ فرم تشکیل دی ہے اور وہی کاروبار جاری رکھا ہے جو پہلے دو شراکت داروں اور اپیل کنندہ نے کیا تھا۔ یہ ایک مخصوص کیس ہے، جیسا کہ ٹرائل کورٹ نے قبول کیا ہے، اور ان حالات میں ہم اس نتیجے پر پہنچنا کافی معقول سمجھتے ہیں کہ اپیل کنندہ نے اپنی بڑھاپے کی وجہ سے کاروبار سے باہر نکل کر فرم کی خیر سگالی میں حصہ لینے کے اپنے حق کو چھوڑ دیا ہے اور شراکت داروں نے نقصانات کو دور کرنے کے پیش نظر پرانی شراکت داری کو سنبھالنے پر اتفاق کیا تھا۔ اگر کوئی ہو تو، کاروبار سے فرم کی خیر سگالی میں اپیل کنندہ کے حصے کے لئے ادا کی جانے والی رقم وغیرہ نتیجتاً 14 فروری 1970ء کو پارٹنرشپ فرم باہمی طور پر تحلیل ہو گئی۔ نتیجتاً، نئی شراکت داری 14 فروری، 1970 کو Ex. B-1 کے تحت وجود میں آئی تھی جس میں یہ تسلیم کیا گیا تھا کہ اپیل کنندہ شراکت دار نہیں تھا۔ اور نہ ہی انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ اس کے بعد ہونے والے کاروبار سے انہیں کوئی منافع دیا جا رہا ہے۔ ان حالات میں ہائی کورٹ نے اکاؤنٹنگ سال 71-1970 کے بعد ہونے والی شراکت داری میں اے- 4 سے اے- 10، ریٹرن اور دیگر دستاویزات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کرنے میں صحیح نہیں تھا کہ وہ شراکت داری میں شراکت دار تھے۔ صرف متعلقہ ثبوت جسے مدنظر رکھا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر فروری 1970 کے بعد اپیل کنندہ نے کسی گوشوارے پر دستخط کیے یا تسلیم کیے، یعنی اکاؤنٹنگ سال 72-1971، 73-1972 جو متعلقہ ثبوت ہوں گے۔ ایسا نہیں ہے کہ فرم کے شراکت دار کی حیثیت سے اس کی ذمہ داریوں کا کوئی اعتراف دکھایا گیا ہے۔ ان حالات میں ہائی کورٹ کا یہ نتیجہ اخذ کرنا درست نہیں تھا کہ Ex. A-2 کے تحت تشکیل دی گئی پرانی فرم 29 فروری 1972 کو راجا رام لنگا راجا کی موت کی تاریخ کے مطابق چل رہی تھی اور اس کے نتیجے میں درخواست گزار اس کا حساب دینے کا ذمہ دار ہے۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت دی جاتی ہے۔ ہائی کورٹ کے فیصلے اور فرمان کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور ٹرائل کورٹ کے فیصلے کی توثیق کی جاتی ہے،لیکن ان حالات میں،بغیر کسی قیمت کے۔

آر۔ پی۔

اپیل کی اجازت ہے۔



Meraj U Din Sofi
2024.07.16 11:33
I am the author of this document